## سوال

(99) مسجد کی زمین میں نیچے کے درجہ میں دکانیں برائے کرایہ اور پائخانہ و غسل خانہ بنانا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسجد کی زمین وقف میں نیچے کے درجہ میں دکانیں برائے کرایہ اور پائخانہ و غسل خانہ بنانا اوران کے اوپر مسجد بنانا درست ہے یا نہیں ؟ اور زمانہ خیر القرون میں جو مسجدیں تھیں ان میں غسل خانے و پائخانے ہوتے تھے یا نہیں ؟ موجودہ زمانہ میں جو مسجد حرام بیت اللہ یا مسجد نبوی ہے ان میں غسل خانہ پائخانہ خارج مسجد ہیں ۔ بعض علماء اس کو منع کرتے ہیں کہ جو زمین مسجد کے لیے خریدی گئی اس میں دکانیں برائے کرایہ و پائخانہ و غسل خانہ نہ بنانا چاہیے ، بلکہ یہ چیزیں خارج مسجد ہونا چاہیں ۔ آیا ان مولوی صاحب کا یہ کہنا ٹھیک ہے یا نہیں ؟ اور مسجد کے نیچے کا درجہ مسجد کے حکم میں ہے یا نہیں ؟ عبدالمالک ، کھنڈیلہ ، جے پور

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسجد کے لیے خریدی ہوئی زمین اس کے مصالح کے لیے تہ خانہ بنانا ، کہ اس مسجد کا سامان رکھا جائے یا مسجد کے نیچے دکانیں بنواکر مسجد پر وقف کر دینا ، کہ ان کی آمدنی سے مسجد کے خراجات پورے ہوتے رہیں ، اور تہ خانہ و دکانیں موقوفہ کے اوپر مسجد تعمیر کرانا جائز ہے ۔ دونوں صورتوں میں مسجد کے نیچے کا یہ حصہ (تہ خانہ ودکاکین ) مسجد سے خارج لیکن مسجد پر وقف ہیں اس لیے ایسا کرنے سے مسجد کی مسجدیت میں خلل نہیں واقع ہوگا ۔ جس طرح مسجد کے لیے خریدی ہوئی کشادہ زمین میں نماز پڑھنے کے لیے مخصوص و متعین بقعہ (جگہ ) سے الگ لیکن مسجد کی موقوفہ زمین کے اندر کنواں ، جائے وضو، پیشاب خانہ ، غسل خانہ ، مسجد کا سامان رکھنے کے لیے حجرہ بنا دیا جاتا ہے اور اس سے مسجد کی مسجدیت میں کوئی خلل نہیں ہوتا اور اس کے جواز میں کسی کو شبہ نہیں ہوتا کیوں کہ یہ چیزیں مصالح مسجد سے ہیں اور دستور کے مطابق زمین خریدنے ہی کے وقت بانی مسجد کے ذہن میں یہ تمام ضروریات ہوتی ہیں ۔

مسجد کا زیریں حصہ جس میں تہ خانہ یا دکانیں وغیرہ ہوں نہ مسجد ہے نہ فناء مسجد ، بلکہ مسجد سے خارج اور اس پر وقف ہے اور مسجد و فناء مسجد اور چیز ہے ، اور شئی خارج من المسجد ، لیکن موقوف علی المسجد دوسری چیز ہے ۔

زمانہ خیر القرون میں مساجد کے ساتھ غسل خانے ، پیشاب خانے اور دکانیں ہوتی تھیں یا نہیں اس بارے میں کوئی روایت نظر سے نہیں گزری جواز حسب ذیل واقعوں سے استدلال کیا جاسکتا ہے ۔

آنحضرت ﷺ کے حکم سے عین مسجد نبوی میں دو حبشی عورتوں کے خیمے نصب تھے ، ایک ان کا مسجد میں جھاڑو دیتی تھیں دوسرا ان کا جن پر ان کے کفر کی حالت میں کافروں نے ہار کے سرقہ کی جھوٹی تہمت لگائی تھی ۔ و نیز ایک غفاری عورت کا خیمہ بھی تھا جو مریضوں کا علاج اور مجروحین کی مرہم پٹی کرتی تھیں ۔ یہ خیمے اگرچہ ہمیشہ کے لیے نہ تھے ان عورتوں کی

وفات کے بعد ہٹا لیے گئے ہوں گے، لیکن مسجد کے اندر ان کے فی الجملہ وجود سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کے نصب العین و بقا سے مسجد کی مسجدیت میں خلل نہیں واقع ہوا۔

(محدث دہلی ج:2 ش:6، شوال 1366ھ ستمبر 1947ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

# فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

**جلد نمبر 1**

**صفحہ نمبر 199**

**محدث فتویٰ**